تعارف و تبصرہ

امام شامل، عالم اسلام کے پہلے گوریلا لیڈر

مصنفہ : کیپٹن محمد حامد، اے ای سی

مطبوعہ : فیروز سنز، لاہور

کل صفحات : ۲۳۰

قیمت : ۱۱ روپے

یہ بڑی خوش آئند اور مسرور کن بات ہے کہ ہمارے ملک کی مسلح افواج کے افسران میں مسلمان سپہ سالاروں، جنگی قائدین اور جنرلوں کی فوجی سہمات کی تاریخ جدید ملٹری سائنس کی روشنی میں مرتب کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس سلسلہ کی ابتداء پاکستان آرمی کے ریٹائرڈ میجرجنرل جناب محمد اکبر خان نے کی تھی۔ موصوف نے جدید ملٹری سائنس کے نقطۂ نظر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جناب صدیق اکبر اور دوسرے صحابی قائدین کی فوجی سہمات پر کتابیں لکھیں اور لکھ رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے اور بھی بہت سے اصحاب سیف قلم کےمیدان میں بھی اپنی فنی تابناکیوں کی مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ جنرل ابراهیم اکرم، برگیڈیر گلزار احمد، جنرل فضل مقیم اور دوسرے اصحاب سیف و سنان بلکہ اصحاب توپ و تفنگ نے قلم اٹھایا اور اسلامی کتب خانوں میں قابل قدر اور معتدبہ اضافے کیے۔

زیر نظر کتاب کے مصنف جناب کیپٹن محمد حامد صاحب بھی انہی جامعین سیف و قلم میں سے ہیں۔ آپ نے داغستان کے مجاهد و مصلح اعظم امام شامل کی جدوجہد آزادی پر قلم اٹھایا اور ہرچند کہ یہ موضوع اور یہ تحریک اردو زبان کے لئے بالکل نئی اور اکثر و بیشتر اردو دانوں کے لئے نامانوس

ہے موصوف نے نہایت علمی انداز میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

امام شامل کی اس تحریک کو اس کے پورے تاریخی، سیاسی، معاشرتی، اور فکری پس منظر میں رکھ کر دیکھنا اور سمجھنا چاہئے۔ یہی وہ دور ہے جس میں ہم کو عالم اسلام میں ایک ہمہ گیر جذبۂ اصلاح و تجدید اور احیائی روح کارفرما نظر آتی ہے۔ انڈونیشیا کے امام بونجول سے لے کر لیبیا کے سنوسیوں اور نائیجریا کے عثمان بن فودی الفلانی تک سب پر نظر ڈالیئے تو معلوم ہوگا کہ ہر جگہ ایک ہی جذبہ اور ایک ہی محرک رو بعمل تھا اور قریب قریب سب جگہ ایک ہی طریقۂ کار اختیار کیا گیا اور یکساں ہی تشخیص و تجویز کی گئی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام تحریکات کو ایک دوسرے سے الگ اور بے تعلق قرار دے کر سمجھنے کی کوشش کرنا نہ مفید ہوگا اور نہ اس سے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچا جا سکے گا۔ ماضی قریب کی اسلامی تحریکات کے اس قریبی تعلق اور تفاعل کی اس اہمیت کی طرف کتاب کے دو جلیل القدر مقدمہ نگاروں جناب میجر جنرل افضل مقیم خان اور جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی کے علاوہ کسی حد تک خود مصنف نے بھی اپنے حرف آغاز اور جابجا کتاب میں اشارہ کیا ہے۔

کتاب کے عنوان کے بارے میں بہتر ہوتا کہ عالم اسلام کے پہلے گوریلا لیڈر کے الفاظ استعمال نہ کئے جاتے۔ اس سے کچھ یوں مترشح ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں ۱۲ سو سال تک گوریلا طریقۂ جنگ متعارف ہی نہ تھا، جب کہ حقیقت اس کے برعکس معلوم ہوتی ہے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے عہد مبارک میں مشہور صحابی حضرت عمرو بن امیہ الضمری، حضرت ضرار بن الازور اور حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہم نے جو طریقۂ جنگ اور انداز شبخونی اختیار کیا تھا وہ بڑی حد تک موجودہ زمانے کے گوریلا طریقۂ جنگ سے ملتا جلتا بلکہ اس کا پیشرو تھا۔ ماضی قریب کے ہندوستان میں سلطان حیدر علی نے

بھی اس فن کو بہت ترقی دی تھی۔ بہر حال مسلمانوں میں گوریلا طریقہ جنگ کے آغاز و ارتقاء کے بارے میں بہتر، تفصیلی اور ماہرانہ رائے تو وہی لوگ دے سکیں گے جو اس فن سے متعلق ہیں۔ یہ بھی ایک خاصا دلچسپ موضوع ہے، اگر ہمارے جامعین سیف و قلم میں سے کوئی صاحب اس میدان میں بھی طبع آزمائی کریں تو یقیناً بہت اہم اور مفید کام ہوگا۔

ہم مصنف کو اس کتاب کی تصنیف اور ناشرین کو اس کی اشاعت پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ یہ کہنا غالباً تحصیل حاصل ہوگا کہ اس کتاب کو خاص طور پر ہماری حربی تربیت گاہوں میں زیر تربیت نوجوانوں کی ذہنی اور فکری تربیت اور ماضی سے ان کا رشتہ استوار و مضبوط رکھنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

(محمود احمد غازی)

— — — —

لغات القرآن (پہلا پارہ)

مؤلفہ : جناب عزیز احمد صاحب

حجم : ۱۱۷ صفحات

قیمت آٹھ روپے پچاس پیسے

ملنے کا پتہ : مسلم اکادمی، ۱۸ - ۲۹ محمد نگر۔ لاہور

قرآن مجید کی آیات کے اردو میں معانی اور مختصر تشریح بہ ترتیب آیات قرآنی یعنی مصحف قرآن مجید میں ترتیب تلاوت کے بموجب جو لفظ جہاں پر آتا ہے، اسی ترتیب کے ساتھ اس لغات میں بھی درج کیا گیا ہے۔ آسان اور سادہ سی زبان اختیار کی گئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے نہ مادہ نکالنے کی ضرورت ہے اور نہ اس میں حروف تہجی کی ترتیب کے بموجب اندراجات ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے ہر شخص اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ لغت بھی قرآن مجید کے اور لغات کی طرح انشاءاللہ مفید